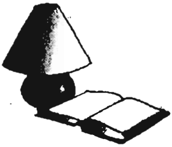

حسنِ انتقاد

تبصرہ کے لئے دو کتابوں کا آنا ضروری ہے۔

سید محمد ذوالکفل بخاری۔

کلیّات شیخ الہند

مرتب: ڈاکٹر ابوسلمان شاہ جہان پوری / ناشر: مجلس یادگار شیخ الاسلام۔ کراچی۔

ضخامت: ۱۳۶ صفحات / قیمت: درج نہیں شیخ الہند مولانا محمود حسن دیوبندی رحمہ اللہ کی شخصیت کا ادبی پہلو کچھ زیادہ معروف نہیں...... ہر چند بہت روشن ہے۔ مولانا رشید احمد گنگوہی رحمہ اللہ..... شیخ الہند کو "علم کا کٹھلا" کہا کرتے تھے۔ "شیخ المشائخ" کے یوں کہنے میں جو تعلق، توجہ اور طمانیت کارفرما تھی وہ پوشیدہ نہیں۔ شیخ الہند رحمہ اللہ کو جو رتبہ بلند ملا وہ محتاج بیان نہیں۔ آج بھی ان کی شخصیت، احیائے دین اور آزادیٔ وطن کی تحریکوں کے تاریخی، فکری اور نظری احوال و آثار سے بحث کرنے والے فضلاء اور طلباء کے لئے مطالعے کا مستقل موضوع ہے۔

محترم ڈاکٹر ابوسلمان شاہ جہانپوری نے مولانا سید اصغر حسین دیوبندی رحمہ اللہ کی مرتبہ "کلیات شیخ الہند" کی تدوینِ نو اور اشاعت نو کا اہتمام کر کے، ایک نادر علمی اور ادبی کتاب کو زندہ کر دیا ہے۔ ڈاکٹر صاحب نے شیخ الہند کی شاعری کے ادبی خصائص اور فنی محاسن کی جستجو میں کئے جانے والے کام کا قابلِ قدر جائزہ بھی مرتب کیا ہے۔ جس کے کئی نکات قابل توجہ ہیں مثلاً

* شیخ الہند کی شاعری دبستان دہلی کی پابند نظر آتی ہے۔
* قصیدے میں شہر آشوب شامل کرے، حضرت محمود نے اس صنف میں قابل ستائش اضافہ کیا ہے۔

فی الجملہ، یہ ایک ادبی کتاب ہے بلکہ "ادبی تبرک" ہے اور ادب کے طالب علموں کے بہت مفید! علمائے کرام کو خاص طور پر ایسی کتابیں پڑھنی چاہئیں۔ آخر میں ہم بھی تبرکاً مولانا گنگوہی رحمہ اللہ کی وفات پر لکھے گئے مرثیہ سے چند اشعار نقل کرتے ہیں۔

سراغِ پا تلک ملتا نہیں، پہنچے کہیں ایسے ۔۔۔ تلاشِ رفتگاں میں گرچہ ہم نے خاک تک چھانی
ہجومِ یاس میں مہلت کہاں اتنی کوئی ڈھونڈے ۔۔۔ کدھر ہے عیش رفتہ اور کہاں ہے عشرتِ فانی
کہاں لوٹیں، کہاں تڑپیں، کہاں دل کھول کر روئیں ۔۔۔ جگر خوں کرتی ہے دارفنا کی تنگ دامانی
غبار کوئے جاناں اب تلک باقی ہے آنکھوں میں ۔۔۔ سمائے خاک نظروں میں مری کحلِ صفاہانی